REGD. No. L.5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

خطبہ نمبر ۱۲

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ ۱۶ شوال ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ...

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۳ شہادت ۱۳۳۹ ھش | ۱۳ اپریل ۱۹۶۰ء | نمبر ۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

پاکستان مزید دس لاکھ ٹن امریکی گندم خریدیگا۔ معاہدے پر دستخط ہو گئے

ڈیڑھ کروڑ ڈالر کی دوسری زرعی اجناس روئی تمباکو اور سویابین وغیرہ بھی حاصل کی جائینگی۔

کراچی ۱۲ اپریل۔ کل یہاں پاکستان اور امریکہ کے درمیان دو معاہدوں پر دستخط ہوئے جن کے تحت امریکہ پاکستان کو ۸ کروڑ اکاسی لاکھ ڈالر کی مالیت کی زرعی اجناس مہیا کرے گا۔ پہلا معاہدہ دس لاکھ ٹن امریکی گندم اور اس سے بنی ہوئی اشیاء کی فراہمی سے متعلق ہے۔ دوسرے معاہدے کے تحت پاکستان امریکہ سے دوسری فاضل زرعی اجناس حاصل کرے گا۔ ان معاہدوں پر پاکستان کی طرف سے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب اور امریکہ کی طرف سے اس کے سفیر مقیم پاکستان مسٹر ولیم راونٹری نے دستخط کئے۔ پہلے معاہدے کے تحت امریکہ جو گندم اور اس سے بنی ہوئی اشیاء پاکستان کو دے گا۔ اس کی مالیت ۷ کروڑ ۳۲ لاکھ ڈالر ہے۔ اس کی قیمت پاکستانی روپیہ میں ادا کی جائے گی۔ دوسرا معاہدہ ۲۶ نومبر ۱۹۵۸ء کو ہونے والے ضمنی معاہدے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے تحت پاکستان ایک کروڑ اسٹھ لاکھ ڈالر کی لمبے ریشے والی روئی۔ تمباکو۔ سویابین اور رادر بنولے کا تیل حاصل کرے گا۔ پاکستان نے امریکہ سے فاضل زرعی اجناس کی فراہمی کے متعلق اب تک جو سمجھوتے کئے ہیں (آج کے دونوں معاہدوں سمیت) ان کی مجموعی مالیت ۳۸ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔

پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان تجارتی بات چیت آج شروع ہو رہی ہے

پاکستانی وفد کی قیادت مسٹر ائی۔ اے خان کرینگے

کراچی ۱۲ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے تجارتی وفد نے کل وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمن سے نصف گھنٹہ سے زیادہ دیر تک باہمی تجارتی امور پر بات چیت کی۔ اس سے پہلے وفد نے مسٹر آئی۔ اے۔ خان جائنٹ سکرٹری وزارت تجارت سے ملاقات کی تھی۔ تجارتی وفد کی قیادت ڈاکٹر محمود بادادری کر رہے ہیں۔ ان ملاقاتوں کے دوران آپ نے خواہش ظاہر کی کہ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ صدر ناصر کے دورہ پاکستان کے دوران ہی ایک تجارتی معاہدہ کر لیں۔

پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان باضابطہ تجارتی بات چیت آج صبح کراچی میں شروع ہو رہی ہے۔ پاکستانی وفد کی قیادت مسٹر آئی۔ اے خان کریں گے۔

یاد رہے کہ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان سابقہ تجارتی معاہدے کی میعاد ۱۹۵۸ء میں ختم ہو گئی تھی۔ تاہم دونوں ملکوں کے درمیان تجارت [illegible] جاری رہی۔ ابھی حال ہی میں دونوں ملکوں نے اشیاء کے تبادلہ کی بنیاد پر ایک سمجھوتہ کیا تھا۔ جس کے تحت متحدہ عرب جمہوریہ پاکستان کو ۲۵ ہزار ٹن سیمنٹ دیگا۔ اور اس کے عوض پاکستان سے اتنی ہی مالیت کی خام پٹ سن حاصل کرے گا۔

مشرقی پاکستان کے نئے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر

راولپنڈی ۱۲ اپریل۔ پاکستان کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے مارشل لاء آرڈر نمبر ۲۴ جاری کیا ہے جس کے تحت میجر جنرل قاضی عبدالرحیم خان کو ۱۲ اپریل ۱۹۶۰ء سے زون سی مشرقی پاکستان کا مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ میجر جنرل امراؤ خان کی جگہ لیں گے۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۰ء بروز اتوار بعد نماز عصر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک ربوہ میں چوہدری محمود احمد صاحب مختار ابن مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کراچی کا نکاح نفیسہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری شکر اللہ خان صاحب مرحوم آف ڈسکہ سے ۱۲ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اعلان نکاح کے بعد قصر خلافت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا میں خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (پرائیویٹ سکرٹری)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

روحانیت کی تکمیل کیلئے ضروری ہے کہ رمضان کے علاوہ دیگر ایام میں بھی روزے رکھے جائیں

فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۹ء ۔ بمقام یارک ہاؤس کوئٹہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے غیر مطبوعہ ملفوظات ھیں جنھیں محکمہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔

رمضان کا مہینہ

جو خدا تعالےٰ کی بہت بڑی برکات کے حصول کا ایک ذریعہ تھا آیا اور گزر گیا اس مہینہ میں جن لوگوں کو خدا تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ انہوں نے دعاؤں اور شب بیداری اور نوافل کے ذریعہ اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق خدا تعالےٰ کا فیضان حاصل کیا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا سبق جو رمضان سے ہمیں حاصل ہوتا ہے اور جس کی طرف اس زمانہ میں بہت کم توجہ کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ رمضان ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے

کہ مومن کو اپنی روحانیت کی تکمیل کے لئے دوسرے ایام میں بھی روزے رکھنے چاہئیں۔ مگر ہوتا کیا ہے

رمضان آتا ہے

تو لوگ روزے رکھنے شروع کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ اتنا تعہد کرتے ہیں۔ کہ مسافر اور مریض بھی روزے رکھتے ہیں۔ اور یہ کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی ایسی توجیہہ تلاش کی جائے۔ جس کی وجہ سے باوجود بیمار اور مسافر ہونے کے روزہ رکھ لیا جائے۔ لیکن جب رمضان گذر جاتا ہے تو وہ روزوں کو اس طرح بھول جاتے ہیں کہ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں انہیں کبھی خیال بھی نہیں آتا کہ وہ تھوڑے بہت روزے رکھ لیا کریں۔ حالانکہ اگر غور سے کام لیا جائے تو اسلام نے جس قدر عبادتیں مقرر کی ہیں وہ کسی معین وقت کے لئے نہیں۔

بلکہ ہمیشہ کے لئے ہیں اور سال کے ہر حصہ میں ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ سب سے بڑی عبادتیں نماز روزہ زکوٰۃ اور حج ہیں۔

ان چاروں کو دیکھ لو

ان کے لئے کوئی معین وقت نہیں۔ بلکہ یہ سارے سال میں پھیلا دی گئی ہیں۔ نماز تو سارا سال ہی پڑھی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ سال میں دو دفعہ عید کی نماز رکھی گئی ہے اور پھر روزانہ فرضی نمازوں کے علاوہ دوسرے نوافل بھی ہوتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقت کے بعد مومن کے لئے خدا تعالےٰ کو یاد کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ اس کی روح تازہ ہوتی رہے۔ اسی طرح حج ہے حج بیشک سال میں ایک دفعہ مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ خدا تعالےٰ نے عمرہ لگا دیا ہے جو سارا سال ہوتا رہتا ہے۔ گویا

عمرہ کے ذریعہ

حج کے فائدہ کو عام کر دیا گیا ہے۔ اور اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مومنوں کو حج کے علاوہ عمرہ بھی کرنا چاہیئے تاکہ حج کے جو فوائد ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ حاصل کیا جا سکے۔ اسی طرح زکوٰۃ اگرچہ سال میں ایک دفعہ مقرر ہے۔ لیکن صدقہ تو ایک دفعہ نہیں جب بھی کوئی محتاج یا بیکس نظر آئے۔ مومن کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کی مدد کرے۔ یہ نہیں کہ جب وہ کسی محتاج و بیکس کو دیکھے تو کہدے کہ سال گذرے گا۔ تو زکوٰۃ دیدونگا اگر وہ اس طرح کرتا ہے تو وہ مجرم ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ دینے سے اسں نے تسلیم کر لیا ہے کہ صدقہ دینا ضروری چیز ہے۔ اس کے بعد اگر وہ صدقہ نہیں دیتا۔ غریبوں اور بے کسوں کی مدد نہیں کرتا۔ تو وہ اقراری مجرم ہے۔ جب

اسں نے مان لیا ہے کہ

غریب کی مدد کرنا فرض ہے

تو پھر وہ اس پر کیوں عمل نہیں کرتا۔ پس گو زکوٰۃ سال میں ایک دفعہ مقرر ہے مگر صدقہ کو جاری کر کے خدا تعالےٰ نے اس کو سارے سال میں پھیلا دیا ہے۔ اسی طرح حج کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ نے عمرہ رکھدیا ہے تاکہ اس کے فوائد ہمیشہ حاصل کئے جائیں۔ غرض روزانہ پانچ وقت کی نماز کے ساتھ نوافل لگا کر سال میں ایک دفعہ دی جانے والی زکوٰۃ کے ساتھ صدقہ لگا کر اور حج کے ساتھ عمرہ لگا کر خدا تعالےٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ان عبادتوں کے لئے وقت کا معین کرنا صرف بطور مشق کے ہے۔ اور مومن کو یہ بتانے کے لئے ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں بھی ایسا کرتا رہے اسی طرح۔ ...... رمضان بھی

یہ بتانے کے لئے آتا ہے۔ کہ سال کے باقی ایام میں بھی روزے رکھا کرو۔ تعین وقت اصلی نہیں بلکہ صرف مومن کو باقی ایام میں ایسا کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہے۔ گویا رمضان کا مہینہ مومن کے لئے

روحانی ٹریننگ

کا زمانہ ہے اور اس میں جس غرض کے لئے مشق کرائی جاتی ہے۔ اگر وہی پوری نہ ہو۔ تو پھر اس کا فائدہ ہی کیا؟ سپاہی کو پریڈ۔ گولی چلانا۔ چوری چھپے لیٹ کر۔ گھٹنے کے بل بیٹھ کر دشمن پر گولی چلانا۔ اور دوسرے فنون حرب کی اسلئے مشق کرائی [illegible] ہے تا کہ سیکھنے کے بعد وہ وقت [illegible] نے پر قوم اور وطن کی خدمت کر سکے۔ اور دشمن کا مقابلہ کرے۔ لیکن اگر ٹریننگ کے بعد وہ یہ کہدے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو ادا کر دیا ہے۔ اور وقت آنے پر اپنی قوم اور

وطن کی حفاظت کے لئے دشمن سے لڑائی نہ کرے تو اس کی ٹریننگ کا کیا فائدہ۔ غرض رمضان آتا ہی اسلئے ہے کہ وہ مومن کو سال کے دوسرے دنوں میں بھی

روزے رکھنے کی عادت

ڈالے۔ جیسے زکوٰۃ کو سال میں گو ایک دفعہ رکھا گیا ہے۔ مگر اس لئے کہ باقی ایام میں صدقہ دینے کی انسان کو عادت ڈالے۔ اسی طرح حج کو سال میں ایک دفعہ اسلئے مقرر کیا گیا ہے تا قومی اجتماعوں میں لوگوں کو جمع ہونے کی عادت ہو۔ اب اگر کوئی کہتا ہے کہ حج کے بعد کسی میٹنگ کسی جلسے۔ اور کسی شوریٰ کی ضرورت نہیں تو اسے کون عقلمند کہے گا۔ ہم اسے یہی کہیں گے کہ حج سال میں ایک دفعہ مقرر کرنے کی حکمت یہی تھی کہ مسلمانوں کو قومی اجتماعوں کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اگر کوئی زکوٰۃ دینے کے بعد یہ سمجھتا ہے کہ صدقہ کی کیا ضرورت ہے تو ہم اسے کہیں گے۔ کہ زکوٰۃ مقرر ہی اس لئے کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے غریب اور بے کس بھائیوں کی مدد کرنے کی عادت ڈالی جائے غرض یہ سب کام ایسے ہیں جو مومن کو اس فرض کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو اس پر عائد کیا گیا ہے۔

صحابہؓ میں

ان کاموں کے لئے ایک خاص تعہد اور جوش پایا جاتا تھا۔ وہ رمضان کے بعد وقتاً فوقتاً نفلی روزے بھی رکھا کرتے تھے۔ لیکن میں اپنی جماعت کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ گو وہ زکوٰۃ دینے میں کمزور ہیں۔ لیکن پھر بھی چندے دینے اور صدقہ کرنے کی ان میں کچھ نہ کچھ عادت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح گو ان میں سے بعض نمازوں میں کمزور ہیں لیکن پھر بھی نوافل کی طرف کچھ نہ کچھ توجہ پائی جاتی ہے حج کی طرف اگرچہ وہ پوری توجہ نہیں دیتے۔

لیکن قومی اجتماعوں میں حصہ لینے کی انہیں ایک حد تک عادت ہے۔ مگر روزوں کی طرف بہت کم توجہ پائی جاتی ہے۔ بہت کم ایسے احمدی ہیں جو نفلی روزے رکھنے کے عادی ہوں۔

احادیث میں آتا ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ فرماتے ہیں۔ میں نے روزانہ روزہ رکھنا شروع کردیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ روزانہ روزے رکھنا درست نہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپؐ نے تو بتایا ہے کہ روزے کسر نفسی کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے میں بھی روزانہ روزے رکھتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزانہ روزے رکھنے کی وجہ سے بجائے اس کے کہ عبادت نفس کو مارے۔ نفس عبادت کو مار دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ روزے رکھے گا۔ تو ایک دن ایسا آئے گا۔ جب اس کا نفس کہے گا۔ مجھ سے ایسی عبادت نہیں کی جاتی۔ پس اتنی زیادہ عبادتیں بھی درست نہیں۔ کہ بجائے اس کے کہ عبادت انسانی نفس کو مارے۔ نفس عبادت کو مار دے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ

فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مہینہ میں ایک روزہ چھوڑ دیا کروں گا۔ آپ نے فرمایا ایک دن بہت کم ہے۔ میں نے کہا اچھا دو دن چھوڑ دیا کرونگا۔ آپؐ نے فرمایا دو دن بھی بہت کم ہیں۔ میں نے کہا اچھا میں تین دن چھوڑ دیا کرونگا۔ آپؐ نے فرمایا یہ بھی بہت کم ہیں۔ اگر تم نے روزے رکھنے ہی ہیں۔ تو

حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے

رکھو۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ حضرت داؤدؑ علیہ السلام کے روزے کیسے تھے۔ آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ اور ایک دن چھوڑ دیا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ فرماتے ہیں۔ میں نے اس وقت یہ سمجھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے روزوں سے محروم کر دیا ہے لیکن اب میری عمر زیادہ ہوگئی ہے۔ اور مجھ میں اتنی طاقت نہیں رہی۔ کہ ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن روزہ رکھ سکوں۔ اگر میں نے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

سے یہ بات نہ کی ہوتی تو میں روزے رکھنا چھوڑ دیتا۔ اب چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بات ہو چکی ہے۔ اس لئے روزے رکھنے پر مجبور ہوں۔ لیکن نفس میں روزے رکھنے کی طاقت باقی نہیں رہی پھر صحابہؓ میں اس کے متعلق اتنا غلو پایا جاتا تھا کہ ایک دفعہ الٰہی منشاء کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

وصال کے روزے

رکھنے شروع کئے۔ یعنی افطاری کے وقت تھوڑی بہت چیز کھا کر روزہ کھول دیتے لیکن سحری کے وقت کچھ نہ کھاتے۔ صحابہؓ نے بھی آپؐ کی نقل میں یہ روزے رکھنے شروع کئے۔ آپؐ نے صحابہؓ کو منع کیا اور فرمایا میرے ساتھ خدا تعالےٰ کا اور معاملہ ہے۔ وہ مجھے خود کھلاتا پلاتا ہے۔ تمہارے ساتھ اس کا وہ معاملہ نہیں۔ غرض

صحابہؓ میں یہ رنگ

پایا جاتا تھا۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر کام کی نقل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن احمدیوں میں یہ بات بہت کم پائی جاتی ہے۔ میں نے احمدیوں میں صرف پانچ سات آدمی ایسے دیکھے ہیں۔ جو نفلی روزے رکھنے کے عادی ہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ مہینہ میں ایک۔ دو تین یا چار جتنے روزے بھی رکھے جا سکیں رکھے جائیں۔ اس سے

دو فائدے

ہوتے ہیں۔ ایک تو روزے رکھنے والے کو ثواب ملتا ہے۔ اور دوسرے اور لوگوں میں بھی روزے رکھنے کی تحریک ہوتی ہے روزہ رکھنے والا جب اپنے دوستوں سے ملے گا۔ اور وہ اسے کھانے کے لئے کوئی چیز پیش کریں گے۔ تو وہ یہ کہہ کر کہ میرا روزہ ہے انکار کر دے گا۔ اس سے انہیں بھی روزے رکھنے کی تحریک ہوگی۔ غرض رمضان کا مہینہ درحقیقت مومن کے لئے

ٹریننگ کا زمانہ

ہے اور یہ اس لئے آتا ہے۔ تا اس میں مشق کرنے کے بعد اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اس لئے نہیں آتا۔ کہ اس کے گزر جانے کے بعد انسان بیٹھ جائے۔ اور سمجھے کہ اس نے جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا ہے۔ رمضان کی برکات بے شک بہت زیادہ ہیں۔ لیکن یہ آتا اس لئے ہے۔ تا ہمیں دوسرے دنوں میں بھی روزے رکھنے کی عادت ڈالے۔ اور اپنے اور اپنے عزیزوں۔ دوستوں اور ہم مذہبوں کے لئے روحانی ترقیات کے حصول اور درجات کی بلندی کے لئے

دعائیں کرنے کی عادت

ڈالے۔ پس احباب کو رمضان المبارک سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسرے ایام میں بھی نفلی روزے رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات کیلئے ضروری اعلان

مکرم شیخ خوشی محمد صاحب سکنہ لنگے ضلع گجرات کو علاقہ گجرات میں جماعتی اصلاح و تربیت کے لئے اور تحریک چندہ جات (چندہ عام۔ تحریک جدید۔ وقف جدید) کے لئے روانہ کیا جا رہا ہے۔ چندہ جات کی وصولی مقامی سکرٹری صاحب مال ہی کریں گے۔ البتہ چندہ اشاعت لٹریچر وقف جدید وصول کرنے کا ان کو حق ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

مرزا طاہر احمد (ناظم تعلیم وقف جدید ربوہ)

خدمت دین کا نادر موقعہ

ایسے مخلص ریٹائرڈ احباب جو تبلیغ اسلام کا شوق رکھتے ہوں۔ اور جن کی صحت اور حالات بیرونی ممالک میں کام کرنے کی اجازت دیتے ہوں۔ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔ ایسے احباب کو تین یا چار سال کے لئے عارضی وقف کی دعوت دی جاتی ہے۔

جو دوست اس نیک کام میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مع کوائف و تصدیق امراء دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

اعانت الفضل

مکرم چوہدری محمد سعید صاحب ۱۴۵۰۸ ۲/۳ سعید آباد نے اپنی صاحبزادی طاہرہ امۃ السمیع صاحبہ ایم۔ اے کے ہاں فرزند کی ولادت کی خوشی میں مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں فجزاہ اللہ احسن الجزاء

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ نیک صالح بلند اقبال اور خادم دین بنائے۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا عالم اسباب ہے، اس لئے یہاں ہر کام اسباب سے چلایا جاتا ہے

"دنیا میں آجتک کونسا سلسلہ ہوا ہے یا ہے جو خواہ دنیوی حیثیت سے ہے یا دینی جو بغیر مال چل سکا۔ دنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ عالم اسباب ہے اسباب سے ہی چلایا جاتا ہے۔ پس کس قدر بخیل و ممسک وہ شخص ہے۔ جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنےٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ و بکری کی طرح نثار کرتے تھے مالوں کا تو کیا ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا حتّٰی کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا۔ اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط و انشراح کے موافق اور عثمانؓ نے اپنی طاقت و حیثیت کے موافق علیٰ ھذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہؓ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں۔ اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے مگر وہ امداد کے موقعہ پر اپنے جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت
اور
ڈاکٹر طٰہٰ حسین کے نظریات

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف

اسلام میں اختلاف کا آغاز

اس کے علاوہ وہ عظیم الشان کارنامے جو حضرت عثمان رضؓ کے عہد میں وقوع پزیر ہوئے۔ وہ بھی اس امر کی تردید کرتے ہیں کہ آپ کے عہد میں ہی اسلامی سلطنت میں ضعف آنا شروع ہو گیا تھا آپ کے عہد میں اسلامی فتوحات کی حدیں ترکستان کابل۔ سائپرس۔ سپین اور شمالی افریقہ تک پھیل گئیں۔ آنحضرت صلعم کی وہ عظیم الشان پیشگوئی جو امّ حرام کے گھر میں آپ نے فرمائی تھی پوری ہوئی۔ جس سے شارعین حدیث نے حضرت عثمان کی خلافت کے موعود ہونے پر استدلال کیا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کشف تھا حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ تیبج ھذا البحر۔

آنحضرت صلعم امّ حرام رضؓ کے گھر تشریف لائے آپ نے وہیں دوپہر کے وقت قیلولہ فرمایا جب جاگے تو آپ مسکرا رہے تھے حضرت امّ حرامؓ نے عرض کی حضور آپ کے ہنسنے کی کیا وجہ ہے حضور نے فرمایا میں نے ابھی ابھی کشف دیکھا ہے کہ میری امت کے افراد اس سمندر میں غازی ہونے کی حالت میں سوار ہیں اور تاریخ شاہد ہے مسلمانوں نے حضرت عثمان کے مبارک عہد میں سمندری بیڑہ بنایا اور شمالی افریقہ اور یورپ کے دروازوں پر دستک دی۔ مدینہ کے نشیبی علاقہ کو سیلاب سے بچانے کے لئے بند آپ نے تعمیر کرایا۔ مسجد نبوی کی تعمیر آپ نے فرمائی کوفہ میں مہمان خانہ اور راستوں میں۔ سرائے اور عظیم الشان دفاتر آپ نے قائم کئے آپ کے عہد میں اسلامی حکومت کی مالی حالت اس قدر بہتر ہو گئی تھی کہ مصنف تاریخ الخلفاء لکھتا ہے:۔

فلما فتحت ھذہ البلاد الواسعۃ کثر الخراج علی عثمان واتاہ المال من کل وجہ حتی اتخذ لہ الخزائن وادر الارزاق وکان یأمو للرجل بمائۃ الف بدرۃ فی کل بدرۃ اربعۃ آلاف اوقیہ

(تاریخ الخلفاء ص۱)

ترجمہ:۔ جب یہ وسیع ممالک فتح ہوئے اور محاصل اور اموال ہر جہت سے حضرت عثمان رضؓ کی خدمت میں پہنچنے شروع ہوئے تو آپ نے ہر شخص کو تھیلیاں بھر بھر کر دینے کا ارشاد فرمایا

لیکن ایسے عظیم الشان۔ نجیب الطرفین قدیم الاسلام۔ باحیاء سخی اور بزرگ خلیفہ کا دن دہاڑے اسلام کے دار الخلافہ میں اس بے دردی سے قتل تاریخ اسلام کا ایسا ہولناک واقعہ ہے کہ بہانتک نہ دماغ سے کہا نہ زبان پر آتا ہے کہ کاش اس واقعہ کو روکا جا سکتا

کاش ایسا نہ ہوتا! اے کاش ہم اپنی جانیں دے کر بھی اسے روک سکتے!

باغیوں کے شرمناک اور انسانیت سوز افعال

حضرت عثمان کا دردناک قتل ہی کیا کم تھا کہ تاریخ کا طالب علم ان واقعات کو پڑھ کر آٹھ آٹھ آنسو روتا ہے لیکن اس کے علاوہ جو افعال ان سے سرزد ہوئے وہ بتاتے ہیں کہ انسانیت ان سے رخصت ہو چکی تھی آنحضرت صلی علیہ وسلم کے منبر پر حضرت عثمان رضؓ کو پتھر مارے یہاں تک کہ آپ مسجد میں بے ہوش ہو گئے آپ کے گھر پر پتھراؤ کیا دروازوں کو آگ لگائی آپ کا پانی بند کیا حضرت عثمان رضؓ کے ہاتھ سے آنحضرت صلعم کا عصائے مبارک چھین کر اُسے توڑ پھینکا۔ حضرت عثمان رضؓ کی ریش مبارک کو پکڑ کر کھینچی جب حضرت عثمان رضؓ کو بچانے کے لئے حضرت نائلہ زوج حضرت عثمان آڑے آئیں تو اُن پر تلوار کا وار کیا۔ حضرت عثمان گھر میں قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے اسے ٹھوکر مار کر پرے پھینک دیا گیا ان افعال کو دیکھ کر کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ کسی نیک مقصد کو لے کر آئے تھے ان افعال کا صدور اس بات کی دلیل ہے کہ یہ لوگ مسلمان یا انسان کجا بدترین قسم کے جرائم پیشہ لوگ تھے۔

اس فتنۂ عظمیٰ کی چند بڑی بڑی وجوہات

ان وجوہات کی تفصیل میں جانے کی بجائے میں اختصاراً ہی انہیں بیان کروں گا

(۱) لوگوں کی عدم تربیت:۔ حضرت عمر رضؓ اسی لئے جلیل القدر صحابہ کو مدینہ سے باہر نہ جانے دیتے تھے کہ انہوں نے مالی اور جانی قربانیاں دیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو اس کا بدلہ بھی دے دیا اب وہ مدینہ میں بیٹھ کر درس و تدریس کا سلسلہ جاری کریں! اور جوار رسول میں ہی رہیں لیکن حضرت عثمان رضؓ نے ایسے صحابہ کو باہر جانے کی اجازت دے دی نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کی تربیت کرنے والا بڑا عنصر مدینہ میں نہ رہا۔

(۲) خصوصیت سے نئے حلقہ بگوش اسلام ہونے والوں کی عدم تربیت

یہ سارا فتنہ اس نئی پود ہی کا تھا۔ فتوحات کے ریلے میں نئی پود کی تربیت بے حد ضروری ہے۔ صحیح دینی نظریات اور دینی حکمتوں پر نظر اعمال میں عظیم الشان تغیر پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں آخرت کی محبت بڑھتی ہے اور دنیا کی محبت سرد ہوتی ہے لیکن افسوس نئی پود اس کی حامل نہ تھی۔

(۳) حصولِ مال کی خواہش:۔

اس جذبہ کی پیداوار بھی فتنہ کا موجب ہوئی ہے جنہوں نے اس مسئلہ (یعنی فتنہ عظمیٰ) پر بحث کی ہے یعنی وہ حالات جن کا نتیجہ حضرت عثمان کی شہادت تھی انہوں نے اس پر سیر کن بحث کی ہے حقیقت یہ ہے کہ اس جذبہ نے اس مقدس فرض کو ایک گونہ نظر انداز کر دیا جس کو لے کر اسلام اٹھا تھا اور نئی پود تو ابتداء سے ہی اپنے آپ کو اس سے محفوظ نہ رکھ سکی اور مال ان کے لئے فتنہ کا موجب ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتنہ سے متعلق۔ قبل از وقت اشارہ فرما دیا تھا۔

ان لکل امۃ فتنۃ وفتنۃ امتی المال (ترمذی باب القیامۃ)

ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے ایک دوسری حدیث میں فرمایا:۔

اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من قبلکم فتنافسوھا فتھلککم کما اھلکتھم (ابواب القیامۃ ترمذی)

مجھے مسلمانو! تمہارے متعلق یہ اندیشہ ہے کہ تم پر دنیا اسی طرح فراخ ہو گی جس طرح تم سے پہلوں پر فراخ کی گئی پھر تم اس کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے تو یہ چیز تم کو اس طرح ہلاک کر دیگی جس طرح اس نے پہلوں کو ہلاک کیا اور تاریخ کے اس واقعہ کو بھی اپنے ذہنوں میں لائیے جب مُدبّر اسلام حضرت عمر فاروق کے عہد میں ایک موقعہ پر مالِ غنیمت کثرت سے آیا چنانچہ اسے مسجد کی چھت پر بچھا دیا گیا۔ حضرت عمر رضؓ تشریف لائے اس کا معائنہ فرمایا تو رو پڑے ایک مصاحب نے عرض کیا حضور یہ رونے کا کونسا موقعہ ہے اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو فراخی عطا فرمائی۔ ہے فرمایا یہ مال کسی قوم میں نہیں آیا مگر اس کے نتیجہ میں حسد۔ بغض اور نفرت بھی آئی۔

تنقید

تنقید کی بے جا آزادی بھی اس فتنہ کا موجب ہوئی ہے اگر قوم یہ جان لیتی اور اس اصل کو ذہنوں میں بٹھا دیتی تو فتنہ شاید نہ بڑھتا۔ کتنا ظلم ہے کہ سبائی امیر المومنین پر آزادانہ تنقید کرتے پھریں اور پھر یہ تنقید اپنی حدود سے بڑھتی ہوئی سلبی تنقید سے ایجابی تنقید کا روپ دھارے اور یہ نومسلم خلیفۃ المسلمین حضرت عثمان رضؓ سے جواب طلبی کریں اس طرح اس امر کی بھی سخت نگرانی کی ضرورت تھی کہ عمال اور معزول عمال بھی قانوناً کسی قسم کی تنقید نہ کر سکیں کسی حکومت کے ملازمین پر فرض ہوتا ہے کہ وہ اس حکومت کی پالیسی کو کامیاب بنائیں ورنہ یہ ہو گا کہ اس گھر کو گھر کے چراغ سے ہی آگ لگ جائے گی۔

اس طرح معزول مقتدر عہدہ داروں کو بھی نکتہ چینی کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے اس سے حکومت کے کاموں کی اصلاح کی بجائے اس کے خلاف نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اگر کوئی نقص ہے تو آپ اس کی اصلاح کے لئے دعا کریں متعلقہ افراد تک حفظِ مراتب کی رعایت رکھتے ہوئے اُسے پہنچا دیں اس سے اگر آگے بڑھیں گے تو انتشار اور فتنہ کا موجب ہو گا

۵۔ تنظیم کی اہمیت:۔

اسلام نے تنظیم کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ متعدد احادیث میں اس کی کیفیت اور اہمیت کو بیان کیا گیا ہے ایک حدیث میں آیا ہے۔۔ من خرج من الجماعۃ شبراً فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

احمدی جماعت کے مرکز ربوہ میں چند گھنٹے

(از سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی)

گذشتہ دنوں سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی پاسپورٹ پر پاکستان آئے تھے۔ آپ کچھ وقت کے لئے جماعت احمدیہ پاکستان کے مرکز ربوہ میں بھی تشریف لائے۔ ذیل کا مضمون اسی سفر کے حالات و تاثرات پر مشتمل ہے۔ جو سردار صاحب موصوف نے تحریر فرمایا۔ مضمون کی پہلی قسط شائع ہو چکی ہے دوسری قسط حسب ذیل ہے۔ (ادارہ)

(۲)

اس کے اگلے روز میں اپنے ایک مرحوم احمدی دوست سید انعام اللہ شاہ ایڈیٹر "دور جدید" کے گھر گیا۔ وہاں مرحوم کی بیوی اور ایک لڑکی طلعت موجود تھیں۔ یہ لڑکی ایم۔اے میں پڑھتی ہیں۔ میرا وہاں خلاف توقع پہنچنا ان کے لئے انتہائی حیرانی اور مسرت کا باعث ہوا۔ کیونکہ ان کو علم نہ تھا کہ میں کراچی میں ہوں۔ مرحوم سید انعام اللہ شاہ کی یہ لڑکی بہت ہی ذہین ہے مرحوم کی دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ وہ اپنے سسرال میں تھیں اور لڑکا محمود انعام سرکاری ملازم ہے وہ اپنے دفتر تھا۔ یہ ماں بیٹی ایسی مسرت محسوس کر رہی تھیں جیسے ان کو کوئی گمشدہ شے مل گئی ہو۔ مجھے وہاں بیٹھے ابھی دو تین منٹ ہوئے تھے اور مرحوم انعام اللہ شاہ کے اخلاص اور محبت کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں۔ تو طلعت دوسرے کمرہ میں گئی اور وہاں پھلوں کا رس اور خشک اور تازہ پھل جمع کرنے میں مصروف ہو گئی اور یہ تمام سامان ایک چھوٹی میز پر لے آئی۔ میں دن کو کچھ نہیں کھایا کرتا۔ اس روز یکم رمضان تھی اور پہلا روزہ تھا۔ میں نے مذاقاً کہا "تم روزہ داروں کے روزہ توڑنے کے گناہ کی مرتکب اور معاون ہو رہی ہو۔ لڑکی کھل کھلا کر ہنس پڑی۔ میں نے پھلوں کا رس پی لیا اور تھوڑی دیر بیٹھ کر اور باتیں کر کے واپس چلا آیا۔ رات کو جب دوستوں سے ملنے کے بعد اپنی قیام گاہ پر پہنچا تو مجھے ظفر صاحب نے بتایا کہ شام کو محمود انعام اپنے گھر پہنچے اور ان کو میرے آنے کا علم ہوا تو وہ اپنی دوسری بہنوں کے ساتھ قیام گاہ پر ملنے آئے تھے۔ اور یہ بغیر ملے واپس جانا نہ چاہتے تھے۔ مگر ظفر صاحب سے اس حلفیہ وعدہ پر کہ یہ مجھے ان کے مکان پر پھر لائیں گے۔ وہ واپس چلے گئے۔ میں اگلے روز مغرب کے بعد پھر ان کے مکان پر گیا۔ ظفر میرے ساتھ تھے میں نے اطلاع کرنے کے لئے ظفر صاحب کو اوپر بھیجا۔ تو تینوں لڑکیاں اور محمود بھاگ کر نیچے آ گئے یہ مجھے اپنے ساتھ اوپر لے گئے وہاں ایک لڑکی کے شوہر بھی موجود تھے ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب دلچسپ باتیں ہوئیں ان لوگوں نے جس اخلاص اور محبت کا سلوک کیا۔ اسے میں زندگی میں کبھی بھول نہ سکوں گا۔

۲۸ر اور ۲۹ر فروری کو دوستوں سے ملتا رہا اور یکم مارچ کی شام کو چناب ایکسپریس میں ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ کیونکہ یہ ٹرین کراچی سے سیدھی ربوہ جاتی ہے۔ یہ گاڑی شام کے وقت لائلپور پہنچی۔ وہاں گیانی عباد اللہ موجود تھے میں ان کے اور ظفر صاحب کے ہمراہ مغرب کے وقت ربوہ سٹیشن پر پہنچا وہاں دو سو کے قریب طلباء اور دوسرے دوست اور معترف موجود تھے یہ مجمع میرے لئے خلاف توقع تھا۔ کیونکہ میں ایسے مجمع کا عادی نہیں ہوں۔ اور میں تمام زندگی ہی تنہائی میں لطف محسوس کرتا رہا ہوں۔ سٹیشن سے کار میں گیسٹ ہاؤس پہنچا۔ وہاں احمدی جماعت کی کئی اہم شخصیتیں میری منتظر تھیں۔ ان سے ملا۔ ان تمام دوستوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد چند طلباء آئے۔ اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ کل میں ان کے سامنے تقریر کروں میں نے ان سے کہا کہ میں لیڈر کلاس میں سے نہیں ہوں نہ تو کبھی تقریر سننے جاتا ہوں اور نہ زندگی میں کبھی کوئی تقریر کی۔ اور میں تو صرف ایک جرنلسٹ ہوں۔ مگر آپ لوگوں سے ملنے آپ کے کالج ضرور آؤں گا۔ رات کو آرام سے سویا۔ صبح پانچ چھ بجے کے قریب اذان ہوئی میں نے اپنی زندگی میں اس سے پہلے کبھی ایسی خوش الحانی کے ساتھ اذان نہ سنی تھی۔ چنانچہ میں نے صبح ایک دوست سے یہ دریافت کیا۔ کہ کیا اذان دینے والا عرب تھا۔ یا پاکستانی۔ تو معلوم ہوا کہ مؤذن ربوہ کا ہی ایک پاکستانی ہے نو بجے تک غسل وغیرہ سے فارغ ہوا۔ تو کار آ گئی۔ اور مجھے بتایا گیا کہ مجھے مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں ناشتہ پر جانا ہے اس کار میں ان کے ہاں گیا۔ وہاں ایک درجن کے قریب احمدی لیڈر موجود تھے اور سب کے سب روزہ میں تھے اور صرف میں ہی روزہ سے محروم تھا۔ ناشتہ کے لئے کئی اقسام کی اشیاء موجود تھیں۔ مگر میں دن کے وقت کچھ نہیں کھایا کرتا۔ صرف ایک پیالی چائے پی۔ یہ لوگ محبت اور اخلاص کے مجسمہ ہیں مختلف باتیں ہوتی رہیں۔ میں نے ان سے مذاقاً کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جماعت کے لوگوں نے میرے خلاف ایک سازش کر رکھی ہے۔ اور آپ لوگوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آپ مجھے بغیر احمدیت کا کلمہ پڑھانے کے واپس دہلی نہ جانے دیں گے کیونکہ لاہور کراچی میں احمدیوں کی محبت اور اخلاص کا شکار رہا۔ اور اب یہاں بھی یہی کیفیت ہے۔ یہاں باتیں کرتے اور ان کی محبت کا شکار ہونے کے بعد دوستوں کے ساتھ احمدی جماعت کے پیشوا حضرت صاحب کے مکان پر گیا۔ کیونکہ وہاں ساڑھے نو بجے کا وقت ملاقات کے لئے مقرر تھا۔ پرائیویٹ سیکرٹری کے کمرہ میں چند منٹ بیٹھنے کے بعد اوپر کی منزل میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بیمار تھے۔ انہوں نے انتہائی اخلاص اور محبت کے جذبات سے میرے وہاں جانے پر مسرت کا اظہار کیا۔ اور میں نے کہا کہ میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے اپنی زندگی میں آپ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہاں چند منٹ حاضری دینے کے بعد جب میں زینہ سے اُتر رہا تھا۔ تو ایک صاحب ایک تحفہ لائے جو پیکٹ کی صورت میں تھا . . . . . .

. . . . . . اور اس پیکٹ میں ایک رومال جرابوں کا ایک جوڑا اور عطر کی ایک شیشی تھی یہ تحفہ میجر حبیب اللہ شاہ صاحب کی بھتیجی کی طرف سے مجھے بھجوایا گیا تھا۔ جو میجر صاحب موصوف کے ساتھ میرے دیرینہ اور مخلصانہ مراسم کی بناء پر تھا۔

اس ملاقات سے فارغ ہونے کے بعد ہم لوگ کالجوں میں گئے۔ کیونکہ وہاں طلباء منتظر تھے سب سے پہلے تبلیغی کالج کے ہال میں پہنچے مائیکروفون پر میرا تعارف کرایا گیا جس کیلئے میں نے شکریہ ادا کیا اس کالج میں غیر ممالک میں بھیجنے کیلئے مبلغ تیار کئے جاتے ہیں اور طلباء میں کئی غیر ممالک مثلاً افریقہ اور جرمنی کے نوجوان بھی ہیں جو بے تکلف اردو بول سکتے تھے۔ ان طلباء نے مختلف قسم کے سوالات شروع کر دیئے۔ مثلاً میں نے اخبار کیوں بند کر دیا۔ کتنے برس اخبار جاری رہا۔ پاکستان کے متعلق کیا رائے ہے۔ کتنے روز پاکستان میں قیام ہوگا ہندوستان میں مسلمانوں کی کیا حالت ہے ہندوستان میں اردو زبان کا مستقبل کیسا ہے وغیرہ۔ میں ان سوالات کا جواب دیتا رہا تو ایک طالب علم نے مجھ سے سوال کیا کہ "آپ احمدی مذہب کیوں قبول نہیں کرتے" اس سوال کا جواب تو میں نے یہ دیا کہ میں نے اس مسئلہ پر آج تک کبھی غور نہیں کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میری تو دعا ہے کہ خدا آپ کو بھی اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں کامیابی نصیب نہ کرے اور اس دعا کی وجہ یہ ہے کہ احمدی جماعت میں جتنے نیک اور مخلص لوگ ملتے ہیں۔ دوسرے کسی مذہب میں نہیں مل سکتے اور اس کا سبب صرف یہ ہے کہ اس جماعت کا حلقہ محدود ہے اور میں خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ کے طور پر جب اس جماعت کو بھی بہت زیادہ وسعت نصیب ہوگی تو اس میں بھی بُرے لوگ شامل ہو جائیں گے۔ جیسے دوسرے بڑے مذاہب میں شامل ہیں۔ یعنی زیادہ کپوتوں کے مقابلہ پر چند سپوت زیادہ قابل قدر ہیں یا دوسری مثال یہ ہے کہ جب میں کسی چھوٹے سے خوبصورت اور معصوم بچہ کو دیکھتا ہوں تو میری خواہش ہوتی ہے کہ یہ بچہ کبھی بھی بڑا نہ ہو۔ کیونکہ بڑا ہونے کی صورت میں یہ اپنے حسن اور اپنی معصومیت سے محروم ہو جائے گا۔ میرے اس جواب کو سن کر تمام لڑکے ہنس پڑے . . . .

. . . . اس تبلیغی کالج کے بعد میں دوسرے کالجوں میں گیا کیونکہ وہاں کے طلباء بھی میرے منتظر تھے وہاں اسی قسم کے سوالات ہوتے رہے اور میں جواب دیتا رہا۔ ایک بجے تک ان کالجوں میں رہا۔ ان سے فارغ ہونے کے بعد روزنامہ اخبار الفضل کے دفتر میں گیا کیونکہ اپنی صحافتی برادری کی حاضری بھی ضروری تھی ڈیڑھ بجے کے قریب ہم لوگ واپس گیسٹ ہاؤس پہنچے۔ وہاں کھانا تیار تھا۔ میں نے اور ظفر صاحب نے کھانا کھایا کیونکہ انکار کرنا مناسب نہ تھا۔ تین بجے کے قریب ہم لوگ ربوہ سے روانہ ہوئے۔ کار میں گیانی عباد اللہ کے علاوہ ربوہ کے ایک دوسرے احمدی اور حافظ آباد کے ایک زمیندار احمدی تھے جو مجھے لینے کیلئے میرے وطن حافظ آباد سے ربوہ آئے تھے راستہ میں بہت دلچسپ باتیں ہوتی رہیں شام کو چھ بجے کے قریب ہم لوگ حافظ آباد پہنچے وہاں دو گھنٹے کے قریب قیام کیا اور پاسپورٹ کی خانہ پوری کرائی۔ نو بجے کے قریب ہم گوجرانوالہ پہنچے اور گیارہ بجے نیڈوز ہوٹل چھوڑنے کے بعد گیانی صاحب وغیرہ واپس ربوہ چلے گئے۔

ربوہ بہت وسیع علاقہ میں تعمیر کیا جا چکا ہے اور صرف دس برس کے عرصہ میں اتنے بڑے قصبہ یا شہر کا آباد ہونا ایک تعجب خیز امر ہے۔ (باقی آئندہ)

کیا زمین کی زرخیزی گھٹ رہی ہے؟

(از اجمل احسن صاحب)

موجودہ دور میں خوراک کا مسئلہ نہایت ہی اہمیت اختیار کر گیا ہے اور خصوصاً دنیا کے پسماندہ ممالک میں تو یہ مسئلہ اور بھی اہم ہے۔ کیونکہ ان ممالک کی آبادی میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا اور نہ ہی ان ممالک نے صنعتی طور پر وہ مقام حاصل کیا ہے کہ وہ فالتو آدمیوں کو کوئی کام کاج مہیا کر سکیں۔ اس کی بڑی وجہ تو یہ ہے کہ زمین کی رسد محدود ہے اور اس میں اضافہ ممکن نہیں جبکہ اس کے مقابلہ میں آبادی بڑھتی رہتی ہے۔ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے لوگ ہر چھپہ زمین سے زیادہ سے زیادہ اناج حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن زیادہ اناج صرف اسی صورت میں حاصل کیا جا سکتا ہے جب زمین بے حد زرخیز ہو اور اس کی زرخیزی کو برقرار رکھنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔ لیکن یہ بات درج ذیل اعداد و شمار سے واضح ہو جائے گی کہ ہماری زمین دوسرے ممالک کی نسبت فی ایکڑ کم پیداوار دے رہی ہے۔

پیداوار فی ایکڑ پونڈوں میں

نام ممالک	چاول	گندم	گنا
پاکستان	۱۲۶۹	۸۵۵	۳۰۶۴۰
جاوا	۱۴۶۷	۹۵۰	۱۰۶۹۰
چین	۲۱۶۰	۹۴۵	—
جاپان	۳۹۴۲	۱۵۴۸	—
کوریا	۲۷۵۴	۹۶۳	—
مصر	۳۴۸۵	۱۵۴۱	۵۱۶۶۲

اس گوشوارہ کے مطالعہ سے ایک بات واضح ہے کہ ہماری فی ایکڑ پیداوار دوسرے ملکوں کی نسبت کم ہے۔ یہ پیداوار کم کیوں ہے؟ اس کی بڑی اور موٹی وجہ صرف یہ ہے کہ ہماری زمین زیادہ زرخیز نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ چونکہ ہماری زمین صدیوں سے زیر کاشت ہے اس لئے اس کی زرخیزی میں کمی واقع ہو گئی ہو۔ لیکن کیا واقعی ایسا ہے؟ اس مسئلہ پر مختلف محققین کی مختلف آراء ہیں۔

(ا) انگلستان کی رائل سوسائٹی آف ایگریکلچر کے ماہر ڈاکٹر وولکر کا خیال ہے کہ "مجھے اس بات کو یقین دلانے کے لئے ممکنہ شہادتیں دستیاب نہ ہو سکیں کہ ہندوستان میں زمین کی زرخیزی تیزی سے روبہ زوال ہے"۔

(ب) ہندوستان میں زراعت کے رائل کمیشن نے اس مسئلہ پر ان خیالات کا اظہار کیا تھا کہ "زمین کی زرخیزی ... ایک ایسے نقطہ پر پہنچی ہے کہ کاشتکاری کے موجودہ نظام کے ماتحت اس میں مزید تنزل ممکن نہیں"۔

(ج) ۱۹۳۰ء میں صوبہ بنگال کی بنکاری کی تحقیقاتی کمیٹی .... نے لکھا ہے کہ "زمین کی زرخیزی کھاد کے استعمال میں نہ لانے کی وجہ سے آہستہ آہستہ ضائع ہو رہی ہے"۔

(د) ڈاکٹر رادھا کمار مکرجی نے کتاب "چالیس کروڑ انسانوں کے لئے خوراک" میں یو۔پی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔ "زرخیزی میں تنزل قدیم زمانہ سے جاری ہے"۔ اس کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ "ہندوستان کی زمین کم زرخیز نہیں بلکہ اسے کم زرخیز بنایا گیا ہے"۔

(س) بنگال کے محکمہ انہار کی تحقیقاتی کمیٹی کا خیال ہے کہ "زمین کی زرخیزی اس حد تک زائل ہو چکی ہے کہ اب اسے روکنا ممکن نہیں اور خدشہ ہے کہ یہ زمین دلدلوں اور جنگلوں میں تبدیل نہ ہو جائے"۔

(ص) سابقہ صوبہ پنجاب کی حکومت کے زرعی کیمسٹ ڈاکٹر لینڈر نے کہا کہ "زمین کا بہت سا حصہ سیم اور تھور کی بناء پر بنجر ہو گیا ہے اور ابھی بہت سے علاقے کا خدشہ ہے کہ کہیں بنجر نہ ہو جائے"۔

یہ تھے زراعت کے مختلف ماہرین کے خیالات کہ آیا برّ اعظم ہند و پاک کی زمین کی زرخیزی میں کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں۔ ان تمام آراء کے مطالعہ سے ایک بات واضح ہے اور وہ یہ کہ زمین کی زرخیزی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ لیکن یہ کمی ایسی نہیں کہ اسے پورا نہ کیا جا سکے۔ ڈاکٹر بال کی رائے میں "ہماری زمین ممکنہ حد تک مفلس ہو چکی ہے لیکن اس کی توانائی پانی اور کھاد کی کافی مقدار کے استعمال سے واپس لائی جا سکتی ہے"۔

نامور مشہور ماہر اقتصادیات کے نظریہ کے مطابق "ہماری زمین چاہے کسی حد تک زرخیزی کیوں نہ کھو چکی ہو بہتر نتائج ظاہر کر سکتی ہے بشرطیکہ ہم کافی مقدار میں پانی اور کھاد کا استعمال کریں"۔

ان ہر دو بحثوں سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ زمین واقعی زرخیزی کھو چکی ہے اور یہ کہ اگر زمین کتنی ہی کم زرخیز کیوں نہ ہو جائے وہ کھاد اور پانی کے مناسب استعمال سے ٹھیک ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ صرف ان دو اشیاء کی غیر موجودگی ہی سے زمین زرخیزی کھوتی ہے۔ زمین کی زرخیزی سیم اور تھور کی نظر بھی ہو سکتی ہے اور وہاں پانی اور کھاد اسے واپس نہیں لا سکتے بلکہ وہاں پانی کی سطح کو جو نہری پانی کی زیادتی کی وجہ سے اوپر آ جاتا ہے نیچا کرنے کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ یہاں نل کنوؤں کا استعمال بہترین علاج ہے جو نہ صرف پانی کی سطح کو نیچے کرنے کا باعث بنتے ہیں بلکہ پانی کی قلت کو بھی دور کر دیتے ہیں۔ سیم نالیوں کی کھدوائی بھی سیم اور تھور کا بہترین علاج ہے۔

خودرو جڑی بوٹیاں بھی زمین کی زرخیزی کو کم کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ ان کا استیصال اور بھرپور گوڈی زمین کی زرخیزی کو بحال کرتی ہے۔

بعض اوقات ایک ہی فصل زیادہ عرصہ تک ایک قطعہ زمین میں بونے سے بھی زمین کی زرخیزی کم ہو جاتی ہے۔ اس نقصان کا ازالہ اس طرح کیا جاتا ہے کہ فصلوں کو ادل بدل کر بویا جائے۔

چاہے زمین کتنی ہی زرخیز کیوں نہ ہو جب تک اس میں گہرا ہل نہ چلایا جائے فصل کو زمین سے پوری قوت نہیں پہنچ سکتی۔ زمین میں فصل بونے سے پیشتر زمین کو ہموار ہونا چاہئے۔ زمین کی گہری اور قابل اعتماد جتائی کے لئے جدید آلات کشاورزی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ زمین کا کٹاؤ جسے ڈھایا فرسودگی بھی کہا جاتا ہے زمین کی زرخیزی پر بری طرح اثر انداز ہوتا ہے اس کا بہترین علاج شجرکاری ہے۔ اس کے علاوہ سبز کھادوں کا استعمال بھی زمین کی زرخیزی بڑھانے میں ممد ہو سکتا ہے۔

جدید طرز کے زراعتی فارموں میں کئے جانے والے تجربات اس بات کے شاہد ہیں کہ مندرجہ بالا اشیاء کے استعمال سے نہ صرف یہ کہ زمین کی زرخیزی ہی قائم رہی ہے بلکہ پیداوار میں سو سے چار سو فیصد تک کا اضافہ ہوتا ہے۔

یہ درست ہے کہ ہماری آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ لیکن اگر ہمارے کاشتکار جدید طرز کے اصولوں کو مدنظر رکھیں۔ کھاد۔ پانی۔ جدید آلات زراعت اور اچھے بیج استعمال کریں تو نہ صرف یہ کہ زمین کی زرخیزی ہی قائم رہے گی بلکہ ہماری پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ اور ہم اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے پوری غذا مہیا کر سکیں گے۔

~~~~~~~~~~

درخواست دعا

خاکسار کی کچھ عرصہ سے آنکھوں کی بینائی کم ہوتی جا رہی ہے اور بعارضہ بواسیر بیمار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نیز بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ میری بچی اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ عطا کرے۔ آمین (مولوی خدا بخش (سابق نگار) سیکرٹری تعلیم۔ زعیم انصار و مربی اطفال چک ۶۹/۷ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور)

~~~~~~~~~~

اُذکروا موتٰکم بالخیر

(از مکرم عبد الغفار صاحب ڈار)

مکرم عبد الرحمٰن صاحب جامی بارہ تیرہ سال کی عمر میں قادیان پہنچے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ وہ سب سے اول کچھ مختصر وقت کے لئے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں خادم مقرر ہوئے .... اور اس کے بعد ہی انہوں نے کچھ مروجہ اور مذہبی تعلیم حاصل کی اور کتابت سیکھی۔ قادیان سے کچھ عرصہ کے بعد جامی صاحب حیدر آباد دکن گئے اور کہا کرتے تھے کہ ان کی صحت کا ابتدائی انحطاط وہاں کے ہوٹلوں کا کھانا کھا کر ہوا۔ حیدر آباد میں کتابت کیا کرتے تھے۔ غالباً ۱۹۳۱ء ۳۲ء میں سرینگر پہنچے۔ اور اخبار اصلاح سرینگر جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے سرینگر سے جاری کروایا تھا اس کے کاتب مقرر ہوئے۔ یہ عاجز بھی ہفت روزہ اصلاح کا مدیر معاون مقرر ہوا۔ اس طرح سے تقریباً دس سال تک جامی صاحب کو میرے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔

آپ مقبوضہ کشمیر کی تحصیل پلوامہ کے ایک گاؤں قلم پورہ کے رہنے والے تھے اور اپنے خاندان اور گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ صحت کی خرابی کے باوجود اپنی ساری زندگی ہمارے سامنے ایک نیک اور مخلص احمدی کی حیثیت سے گذاری ہرچند کہ بیمار رہتے تھے پھر بھی پابند صوم و صلوٰۃ تھے اور راست باز خدمت گذار انسان تھے۔ ہمیشہ با شرح چندہ دیتے تھے اور دوسری تحریکوں میں بھی حصہ لیتے رہتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد جب حفاظت مرکز کے لئے سرینگر میں عاجز کی موجودگی میں تحریک ہوئی تو عبد الرحمٰن صاحب جامی نے سب سے اول اپنا نام لکھوایا۔ مرحوم سرینگر سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ لاہور پہنچے تو جماعتی انتظام کے ماتحت انہیں یہاں ہی رکنا پڑا اور قادیان نہ جا سکے۔ یہ عرصہ انہوں نے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مسجد احمدیہ لاہور کے خادم کی حیثیت سے اس طرح گذارا کہ ہر شخص انہیں دعائے خیر سے یاد کرتا ہے۔ مسجد احمدیہ لاہور میں بحیثیت خادم ان کا انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۳۶

میں عبدالمنان ولد چوہدری فضل کریم صاحب قوم جھبہ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۳ ۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اس وقت تعلیم حاصل کر رہا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار جیب خرچ پر ہے جو کہ ساڑھے سات روپے ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد عبدالمنان ولد چوہدری فضل کریم صاحب فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد مبارک احمد شاہد سابق زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل ربوہ
گواہ شد محمد فضل داد لائبریرین تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

نمبر ۱۵۶۳۷

میں حسن خاں ولد عبدالرزاق خانصاحب قوم پٹھان یوسف زئی پیشہ کاروبار عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سولجر بازار کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) ہمارا ایک مکان مشترکہ سولجر بازار میں ہے جس کی قیمت پندرہ ہزار ہے۔ اس میں ہم پانچ بھائی اور چار بہنیں حصہ دار ہیں

(۲) اس کے علاوہ میرا ایک انجنیرنگ ورکشاپ سولجر بازار میں ہے۔ جس کی آمد ماہوار تقریباً دوصد روپیہ ہے اور کوئی جائیداد میری نہیں ہے

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت عشر وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔

۲۵ نومبر ۱۹۵۹ء۔

العبد بقلم خود حسن خاں ولد عبدالرزاق
گواہ شد کرم دین بقلم خود زعیم حلقہ جیکب لائن کراچی
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۶۳۸

میں مرزا عبدالرشید ولد مرزا عبداللطیف صاحب مرحوم۔ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن چک ۲۷ ۴-۷ شاہ بھور ضلع منٹگمری حال ساکن کوئٹہ متصل مسجد احمدیہ فاطمہ جناح روڈ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۱۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ چھ ایکڑ زمین الاٹ شدہ واقعہ چک ۲۷ ۴-۷ شاہ بھور ڈاکخانہ خاص تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری ہے جس کی کل قیمت تقریباً چھ ہزار روپیہ آجکل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت پچاس روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد میں جمع کروں تو اس قدر اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا

العبد عبدالرشید بقلم خود ۲۷ ۱۱/۵۹ء
گواہ شد محمد یحییٰ بیگ ولد مرزا عبدالرشید بقلم خود فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ
گواہ شد شیخ محمد حنیف جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کوئٹہ
گواہ شد محمد عبدالرحمن ولد حیات محمد صاحب ۱۲-۳ / ۱۹ باٹ روڈ کوئٹہ

دفتر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

دعائے مغفرت

میرے ماموں زاد بھائی فضل کریم ابن چوہدری محمد الدین صاحب (آف پھیرو چیچی) بعمر ۲۰ سال بعارضہ یرقان چند دن بیمار رہ کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت خوش اخلاق۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

عبدالرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ چک ۴۹ ضلع لائل پور

درخواستِ دعا

میرے دو غیر از جماعت دوستوں نے چند روز ہوئے اعانت الفضل کے سلسلہ میں -/۱۰ روپے عنایت فرمائے تھے یہ دونوں دوست احباب جماعت سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ احباب ان کی دینی اور دنیوی ترقی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ خاکسار عبدالرحمان صابر گوجرانوالہ

جنرل اعظم خاں مشرقی پاکستان کے گورنر بنا دیئے گئے

نواب کالاباغ کو مغربی پاکستان کا گورنر مقرر کر دیا گیا

راولپنڈی ۱۲ اپریل۔ وزیر خوراک و زراعت لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں کو مشرقی پاکستان کا گورنر مقرر کر دیا گیا ہے۔ پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے چیئرمین ملک امیر محمد خاں آف کالاباغ کو مغربی پاکستان کا گورنر بنایا گیا ہے۔ دونوں صوبوں کے موجودہ گورنروں کو مرکزی کابینہ میں شامل کیا جائے گا۔

کل راولپنڈی میں صدارتی سیکرٹریٹ کی طرف سے دو اعلان جاری کئے گئے۔ ایک اعلان میں بتایا گیا کہ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر ذاکر حسین کو ۱۵ اپریل ۱۹۶۰ء سے ایک ماہ کی رخصت دی گئی ہے اور صدر نے لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں کو مسٹر ذاکر حسین کی جگہ مشرقی پاکستان کا گورنر مقرر کیا ہے۔ مسٹر ذاکر حسین کی رخصت ختم ہونے پر انہیں صدارتی کابینہ میں وزیر مقرر کر دیا جائے گا۔

دوسرے اعلان میں کہا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین کو ایک ماہ کی رخصت دی گئی ہے۔ توقع ہے کہ وہ وسط مئی ۱۹۶۰ء میں رخصت پر جائیں گے۔ صدر نے ملک امیر محمد خاں چیئرمین پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کو مسٹر اختر حسین کی جگہ مغربی پاکستان کا گورنر مقرر کیا ہے۔ مسٹر اختر حسین کی رخصت ختم ہونے پر انہیں صدارتی کابینہ میں وزیر مقرر کیا جائے گا۔

لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں موجودہ کابینہ میں سب سے سینئر وزیر تھے۔ جن تبدیلیوں کا اعلان کیا گیا ہے ان کے باعث کابینہ کے ارکان کی تعداد بارہ کی بجائے تیرہ ہو جائے گی۔ ان میں سے تین فوجی اور دس غیر فوجی ہوں گے۔

صدر ایوب سے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کی بات چیت

دونوں سربراہوں نے اپنی اپنی خارجہ پالیسی کی وضاحت کی

کراچی ۱۲ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے کل سہ پہر صدر ایوب سے تقریباً تین گھنٹے تک اہم علاقائی اور بین الاقوامی مسائل پر بات چیت کی۔ اس بات چیت میں دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ۔ دوسرے وزراء اور مشیروں نے بھی حصہ لیا۔

بات چیت کے بارے میں کل رات ایک مشترک اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ "صدر ناصر اور صدر ایوب کی پہلی غیر رسمی بات چیت ۱۱ اپریل کو چار بجے شام شروع ہوئی۔ بات چیت کے لئے دو گھنٹے کا وقت مقرر تھا لیکن یہ تین گھنٹے جاری رہی۔ پہل صدر پاکستان نے کی۔ آپ نے پاکستان کے نقطۂ نظر سے بین الاقوامی صورت حال کا جائزہ لیا اور اس امر کی وضاحت کی کہ پاکستان ایک مخصوص خارجہ پالیسی پر کیوں کاربند ہے [illegible] صدر ناصر نے اپنی حکومت کا موقف پیش کیا اور متحدہ عرب جمہوریہ کی خارجہ پالیسی کی مکمل وضاحت کی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت

(بقیہ صفحہ ۴)

ترجمہ: جو جماعت سے ایک بالشت بھر بھی ادھر ادھر ہوا اس نے گویا اسلام کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکا۔ یہ حدیث بتلاتی ہے کہ تنظیم کی صفوں کو درہم برہم کرنے والا ذہن نشین کرے کہ اس کی بدولت کل اس کے عقائد کی عمارت میں بھی دراڑیں پیدا ہوں گی اور وہ پھر جاہلیت کی طرف عود کر جائے گا۔

اس فتنہ کا موجب اس اسلامی حقیقت کو نظر انداز کرنا بھی ہے۔ بہر حال یہ خدا کی ایک تقدیر تھی جس کا پورا ہونا ضروری تھا۔ حضرت عثمانؓ کو چونکہ علم تھا کہ یہ خدائی تقدیر ہے اس لئے وہ زیادہ دیر تک اس کے راستے میں روک کھڑی کرنا نہ چاہتے تھے یعنی انہوں نے اپنے محافظوں کو بھی بھیج دیا اور ان حالات کو وہ روک بھی نہ سکتے تھے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ پھر نہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ان لوگوں نے آرام سے بیٹھنے دیا اور نہ آپ ان لوگوں کی اصلاح کر سکے یہاں تک کہ خلافت جو خدا کی ایک عظیم نعمت تھی جو نبوت کا ظل تھی۔ ملوکیت اور استبدادیت میں تبدیل ہو گئی کہ یہ خدا کا ایک وعدہ تھا۔ جب قوم نے اپنے وعدہ کو نہ نبھایا تو خدا تعالےٰ نے اپنی نعمت کو بھی ان سے اٹھا لیا۔

جماعت احمدیہ کے مرکز میں چند گھنٹے

(بقیہ صفحہ ۵)

کیونکہ احمدی جماعت کے لوگ عام طور پر غریب یا درمیانہ حیثیت کے ہیں جو اپنی ذاتی ضروریات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی اپنی فدا ہونے والی قابل قدر سپرٹ کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی جماعت کی خدمت کرنا اپنا ایمان اور فرض سمجھتے ہیں اور یہی سپرٹ احمدیت کے مذہبی جھنڈے کو ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ اکثر غیر ممالک میں بھی بلند کرنے کا باعث ہے۔ (بدر قادیان)

مرغیوں کے ٹیکوں کے متعلق ضروری اعلان

مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک نماز فجر کے بعد سے ۸ بجے تک مرغیوں کو ٹیکہ کیا جائے گا۔ دوائی ٹیکہ موقعہ پر تیار کرنے کا طریق عملی طور پر بتلایا جائے گا۔ نیز مرغیوں کو مالکان کے ہاتھوں سے ٹیکہ لگوایا جائے گا۔ مستورات۔ احباب اور بچے خود اپنی اپنی مرغیاں لا کر اپنے ہاتھ سے ٹیکہ لگائیں تا کہ تجربہ ہو جائے اور آئندہ خود ہی ٹیکہ لگا لیا کریں۔ دو گھنٹہ کے بعد دوائی ٹیکہ خراب ہو جاتی ہے۔ اس لئے وقت کی پابندی نہایت ضروری ہے۔

ڈاکٹر عبدالستار رینٹائرڈ ویٹرنری ڈاکٹر
دارالرحمت غربی۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴